دل کی بات

۲۱ دسمبر کی شام پشاور صدر میں بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں ساٹھ سے زائد افراد ہلاک اور دو سو سے زائد زخمی ہوگئے۔ اسی شام فیصل آباد سے سانگلہ ہل جانے والی ایک مسافر بس میں بھی بم دھماکہ ہوا اور دو مسافر ہلاک جبکہ بیس زخمی ہوئے۔

۳۱ دسمبر کو بھکر میں بم دھماکہ ہوا، چھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ یہ سلسلہ اسلام آباد میں مصری سفارت خانے کے دھماکے سے شروع ہوا اور ملک کے دیگر شہروں میں تسلسل کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ حکومت نے پشاور کے دھماکہ کی ذمہ دار افغان حکومت کو قرار دیا اور افغان سفیر کو ناپسندیدہ قرار دے کر پاکستان چھوڑنے کا حکم صادر فرمادیا۔ ادھر افغان حکومت نے پاکستان پر افغانستان میں مداخلت کا الزام عائد کیا ہے۔ مصری سفارت خانہ کے دھماکے کی ذمہ داری مصر کی ایک اسلام پسند تنظیم نے قبول کرلی ہے۔ جو دھماکے اب ہو رہے ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے؟ الزام تراشیوں سے قطع نظر ہمیں حالیہ دہشت گردی کے اصل اسباب و عوامل تلاش کرنے چاہئیں۔

ہماری خارجہ پالیسی قومی اور وطنی اُمنگوں کی آئینہ دار نہیں۔ یہ حالات خود ہماری حکومتوں کے پیدا کردہ ہیں۔ اور عوام درمیان میں خوامخواہ پس رہے ہیں۔ خارجہ پالیسی کی کامیابی کا اسی سے اندازہ کرلیں کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تو ہمارے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں مگر سات سمندر پار امریکہ کی غلامی باعث فخر ہے۔ گزشتہ دنوں امریکہ بہادر نے کراچی کے حالات کو سدھارنے کے لئے حکومتِ پاکستان کو اپنی تجویز (حکم) دی تو وزیراعظم نے بڑے گرم لہجے میں اسے یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ ہم اپنے معاملات میں خود مختار ہیں مگر دوسرے دن امریکہ نے بھی پاکستان کا احتجاج مسترد کردیا اور ہمارے حکمران پھر اسی تنخواہ پر کام میں مشغول ہوگئے۔

اس وقت پوری دنیا کا مسلمان مظلوم ہے اور یہود و نصاریٰ کے مظالم کا شکار ہے۔ انہی مظالم کے نتیجہ میں عالمی سطح پر مسلمانوں کا شعور بیدار ہو رہا ہے۔ جو مسلمان، قرآنِ کریم کے اس ابدی فیصلہ پر یقین رکھتے ہیں کہ "یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں" وہ اس ابدی سچائی کا مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔ یہی وہ مشاہدہ ہے جس نے امت مسلمہ میں فریضۂ جہاد کی ادائیگی کا جذبہ و احساس پھر بیدار کردیا ہے۔

امریکہ۔ اس وقت بلا شرکتِ غیرے دنیا کا تنہا "تھانیدار" ہے۔ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی حمایت اور امداد میں اپنے تمام وسائل صرف کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے اکثر اسلامی ممالک کے حکمران بھی اسی کے دلال، ایجنٹ، ذلہ خوار اور کمی ہیں۔ انہی کمی حکمرانوں کے ذریعہ اسلام کا نام لیکر اسلام کی جڑیں کاٹی جارہی ہیں۔ اور اسی عمل بد کا نام جمہوریت ہے۔

پاکستان...... اپنے مقصدِ قیام کے اعتبار سے دنیا کا منفرد ملک ہے اور اسی مقصد کو محو کرنے اور بھلانے کے لئے یہ سارے جتن ہو رہے ہیں۔ افغانستان ہو یا مصر، الجزائر ہو یا ترکی، بوسنیا یا صومالیہ آپ دیکھ لیجئے کہ وہاں جمہوریت کیا گل کھلا رہی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے ہی ملک میں اپنے نظام کے نفاذ کی اجازت نہیں۔ افغانستان کا مسلمان جغرافیائی اور ثقافتی حوالے سے سخت جان ہے۔ اس لئے طاقتور مزاحمت کر رہا ہے۔